# سنیوں کے صف میں کسی بد مذہب کا شریک ہونے پر نماز کا حکم

تصنیف وتالیف


## محمد مقصود عالم فرحت ضیائی

خلیفہ حضور تاج الشریعہ وحضور محدث کبیر خادم فیفر ازہر دار الافتاء والقضاء سرپرست اعلی
جماعت رضائے مصطفے ہاسپیٹ وجئے نگر وڈو کمپلی بلاری کرناٹک گنٹکل آندھرا پردیش الہند



جماعت رضائے مصطفے ہاسپیٹ وجئے نگر وڈو کمپلی بلاری
کرناٹک گنٹکل آندھرا پردیش الہند

## جماعت میں بدمذہبوں کا شامل ہونا قطع صف ہے یا نہیں اور نماز کا حکم کیا ہوگا:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ سنیوں کے مسجد میں دیوبندی، وہابی اور اہل حدیث نماز پڑھنے آتے ہیں اور جماعت کے ساتھ صف میں شامل ہو جاتے ہیں۔ ان کے شامل یا صف میں کھڑے ہونے سے قطع صف ہوگا یا نہیں اور قطع صف کی صورت میں سنّیوں کی نماز ہوگی یا نہیں ہوگی تو قرآن اور حدیث کی روشنی میں مدلل جواب عنایت فرما کر شکریہ موقع دیں اور عنداللہ ماجور ہوں۔ المستفتی: محمد جعفر صادق رضوی کیشیر فیضان تاج الشریعہ وایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر ٹرسٹ وڈووا ایکٹیو ممبر جماعت رضائے مصطفے ہاسپیٹ وجے نگر کرناٹک:

**الجــــواب**: بعون الله الملك الوہاب: اللہم ہداية الحق و الصواب: صورت مسئولہ میں یہ ہے کہ: وہابی۔ دیوبندی اپنے عقائد کفریہ قطعیہ کے باعث کافر و مرتد ہیں (محقق علی الاطلاق فاضل بریلوی قدس سرہ نے جن کا بالتفصیل ذکر اپنے رسالہ الکوکبۃ الشہابیہ۔ النہی الاکید اور حسام الحرمین وغیرہ میں کیا ہے) اور ان کے علاوہ بھی جو جماعت وگروہ یا افراد عقائد کفریہ قطعیہ کے حامل ہیں از روئے شرع وہ کافر و مرتد ہیں اور کافر و مرتد کی نماز باطل ہے تو وہ جہاں قیام کرے گا صف کی وہ جگہ شرعا خالی قرار پائے گی اگر درمیان صف میں ہے تو اس سے قطع صف لازم آئے گا اور اگر صف کے کنارے کھڑا ہے اس کے بعد بھی صف لگی ہے تو اس صورت میں بھی انقطاع صف ہوگا البتہ اگر آخری صف کے کنارے کھڑا ہے اور اس کے بعد کوئی صف نہیں ہے تو قطع صف نہیں ہوگا مگر صف میں اس کا ہونا حرج عظیم کا باعث ہے پہلی دو صورت میں قطع صف ہوگا اور قطع صف حرام ہے احادیث میں صفوں کو سیدھا رکھنے کا تاکیدی حکم ہے:

**مسلم میں ہے:** عن النعمان بن بشير رضى الله عنهما قال: كان رسول الله صلى

الـلـه عليه وسلـم يسوی صفوفنا حتی کانما یسوی بها القداح حتی رای انا قد عقلنا عنه ثم خرج یوما فقام حتی کاد یکبر فرای رجلا بادیا صدره من الصف فـقال عباد الله لتستـون صـفـوفکم لیخالفن الله بین وجوهکم (مسلم، ج۱/۱۸۲/ مطبوعہ کراچی)۔

نعمان ابن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہماری صفیں اتنی سیدھی کرواتے تھے کہ گویا ان کے ذریعے تیروں کو سیدھا کرتے ہوں حتی کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے دیکھا کہ ہم یہ بات سمجھ گئے ہیں۔ پھر ایک دن حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم (نماز کے لئے) تشریف لائے اور قریب تھا کہ نماز کے لئے تکبیر تحریمہ کہتے کہ اچانک آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی نظر مبارک ایک ایسے شخص پر پڑی جو صف سے اپنے سینے کو باہر نکالے ہوئے تھا، تو نبی پاک صلی اللہ علیہ و الہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے اللہ کے بندو! تم ضرور اپنی صفوں کو درست کرلو گے یا اللہ تعالیٰ تمہارے درمیان اختلاف (بغض وعداوت) پیدا کردے گا:

**مسلم میں ہے:** و عـن أنـس قـال: قـال رسـول الـلـه صلى الله عليه و سلـم »سووا صـفـوفـکـم، فـإن تسـوية الـصـفـوف من إقامة الصلاة (مسلم ج۱/۱۸۲/ باب تسویۃ الصفوف ومثلہ بخاری)

**حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ:** رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: تم اپنی صفوں کو برابر رکھا کرو، کیوں کہ صفوں کو برابر رکھنا نماز کی تکمیل میں سے ہے:

**مسند احمد میں ہے: حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نیا تمام صفوف کے متعلق ارشاد فرمایا:** اتـمـوا الـصـف الـمـقـدم ثم الذی یلیه فما کان من نقص فلیکن فی الصف المؤخر (مسند احمد بن حنبل، ج۲۱/۱۱۴/ مؤسسۃ الرسالہ۔ بیروت) آگے والی صف کو مکمل کرو پھر اس کے بعد والی کو، پس جو کمی ہو، وہ آخری صف میں ہو:

**سنن ابوداؤد میں ہے:** اس حدیث میں تراص یعنی خوب مل کر کھڑا ہونے کا حکم دیتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وعن جابر بن سمرة رضى الله عنه قال: »خرج علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم فرآنا حلقا، فقال: "مالى أراكم عزين؟! ثم خرج علينا فقال:"ألا تصفون كما تصف الملائكة عند ربها؟ " فقلنا:يا رسول الله! وكيف تصف الملائكة عند ربها؟ قال: يتمون الصفوف الأولى، ويتراصون فى الصف « (سنن ابوداؤد ج ۱/ ۱۰۶/مطبوعہ لاھور) حضرت جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: (ایک روز) رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان تشریف لائے اور ہمیں مختلف حلقوں میں بیٹھا دیکھ کر فرمایا کہ: کیا وجہ ہے کہ میں تمہیں الگ الگ جماعتوں کی صورت میں (بیٹھے ہوئے) دیکھ رہا ہوں؟ (یعنی اس طرح الگ الگ جماعت کر کے نہ بیٹھا کرو، کیوں کہ یہ نااتفاقی اور انتشار کی علامت ہے)، پھر اسی طرح (ایک روز) رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان تشریف لائے اور فرمایا کہ تم لوگ (نماز میں) اس طرح صف کیوں نہیں باندھتے جس طرح فرشتے اللہ کے حضور (بندگی کے لئے کھڑے ہونے کے واسطے) صف باندھتے ہیں۔ ہم نے عرض کیا کہ: "یارسول اللہ ﷺ! فرشتے اپنے پروردگار کے حضور کس طرح صف باندھتے ہیں؟ فرمایا: پہلی صفوں کو پوری کرتے ہیں اور صف میں بالکل (برابر، برابر) کھڑے ہوتے ہیں۔

**ابوداؤد میں ہے:** عن أنس رضى الله عنه، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: »رصوا صفوفكم، وقاربوا بينها، وحاذوا بالأعناق ; فوالذى نفسى بيده، إنى لأرى الشيطان يدخل من خلل الصف كأنها الحذف « (رواہ أبوداود) حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: اپنی صفیں ملی ہوئی رکھو (یعنی آپس میں خوب مل کر کھڑے ہو) اور صفوں کے درمیان قرب رکھو (یعنی دو صفوں کے درمیان اس قدر فاصلہ نہ ہو کہ ایک صف اور کھڑی ہو سکے)، نیز اپنی گردنیں برابر رکھو (یعنی صف میں تم میں سے کوئی بلند جگہ پر

کھڑا نہ ہو، بلکہ ہموار جگہ پر کھڑے ہو تا کہ سب کی گردنیں برابر رہیں) قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے! میں شیطان کو بکری کے کالے بچے کی طرح تمہاری صفوں کی کشادگی میں گھستے دیکھتا ہوں:

**مسند احمد میں ہے:** عن أبي أمامة رضي الله عنه، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: " سووا صفوفكم، وحاذوا بين مناكبكم، ولينوا في أيدي إخوانكم، وسدوا الخلل، فإن الشيطان يدخل فيما بينكم بمنزلة الْحذف « " يعني أولاد الضأن الصغار (رواه أحمد) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: اپنی صفوں کو برابر اور اپنے کندھوں کو ہموار رکھو (یعنی ایک سطح اور ہموار جگہ پر کھڑے ہو اور اونچا نیچا ہو کر مت کھڑے ہو) اور اپنے بھائیوں کے ہاتھ کے آگے نرم رہو (یعنی اگر کوئی آدمی کندھے پر ہاتھ رکھ کر تمہیں صف میں برابر کرے تو اس سے انکار نہ کرو)، بلکہ برابر ہو جاؤ، نیز صفوں میں خلا پیدا نہ کرو، کیوں کہ شیطان خذف یعنی بھیڑ کا چھوٹا بچہ بن کر تمہارے درمیان گھس جاتا ہے۔

**سنن نسائی میں ہے:** و عن ابن عمر رضي الله عنهما، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: " »أقيموا الصفوف، وحاذوا بين المناكب، وسدوا الخلل، ولينوا بأيدي إخوانكم، ولاتذروا فرجات الشيطان، ومن وصل صفا وصله الله، ومن قطعه قطعه الله « (رواه أبوداود وروى النسائي) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: صفوں کو سیدھی کرو، اپنے کندھوں کے درمیان ہمواری رکھو، صفوں کے خلاء کو پر کرو، اپنے بھائیوں کے ہاتھوں میں نرم رہو (یعنی اگر کوئی آدمی تمہیں ہاتھوں سے پکڑ کر صف میں برابر کرے تو اس کا کہنا مانو) اور صفوں میں شیطان کے لیے خلا نہ چھوڑو اور (فرمایا) جس آدمی نے صف کو ملایا (یعنی صف میں خالی جگہ پر جا کھڑا ہو گیا) تو اللہ تعالیٰ اسے (اپنے فضل اور اپنی

رحمت سے) ملا دے گا اور (یادرکھو) جو شخص صف کو توڑے گا تو اللہ تعالیٰ اسے توڑ ڈالے گا (یعنی مقام قرب سے دور پھینک دے گا)۔

**خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم اجمعین کا بھی یہی معمول تھا۔ چنانچہ امام ترمذی علیہ الرحمۃ نقل فرماتے ہیں:** روی عن عمر انه کان یوکل رجلا باقامة الصفوف و لا یکبر حتی یخبر ان الصفوف قد استوت و روی عن علی و عثمان انهما کانا یتعاهدان ذلك و یقولان: استووا و کان علی یقول تقدم یا فلان تاخر یا فلان'' (جامع ترمذی، ج ۱/۵۳/ مطبوعہ کراچی) حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ ایک شخص کو نماز کی صفیں سیدھی کرنے کے لئے مقرر فرماتے اور اُس وقت تک نماز کی تکبیر نہ کہتے جب تک کہ وہ خبر نہ دے دیتا کہ صفیں سیدھی ہو چکی ہیں اور حضرت سیدنا علی المرتضیٰ وسیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ وہ صفیں سیدھے کروانے کا خاص خیال رکھتے تھے اور فرماتے تھے کہ صفیں سیدھی کر لو اور حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے: اے فلاں! آگے ہو جاؤ۔ اے فلاں! پیچھے ہو جاؤ:

احادیث مذکورہ والا سے متحقق ہے کہ حضور اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب رضوان اللہ علیہ اجمعین تکمیل صف کا نہایت اہتمام کرتے اور اس میں کسی جگہ فرجہ چھوڑنے کو سخت ناپسند فرماتے: اس لئے فقہائے امت بھی صف کو پر کرنے کا ذکر فرماتے رہے۔ صف کے درمیان میں ایک آدمی کے کھڑے ہونے کی جگہ خالی ہو تو اسے قطع صف کہتے ہیں۔ قطع صف مکروہ تحریمی ہے:

**فتاوی ہندیہ میں ہے:** الفرجة تقوم مقام الحائل وادناه قدر ما یقوم فیه الرجل کذا فی التبیین (الفتاوی الھندیہ ج ۱/۸۹/ کتاب الصلاۃ، باب الخامس فی الامامۃ، الفصل الخامس)

**صف بندی سے متعلق فقہائے امت کی رائے بھی وہی ہے:**

**تبیین الحقائق اور فتاوی ہندیہ میں ہے:** و ینبغی للقوم اذا قاموا الی الصلاۃ ان یتراصوا ویسدوا الخلل ویسووا بین مناکبھم فی الصفوف (تبیین الحقائق ج۱/۳۵/کتاب الصلاۃ، باب الامام والحث فی الصلاۃ/ الفتاوی الھندیہ ج۱/۸۹/کتاب الصلاۃ، باب الخامس)

**بحر الرائق شرح کنز الدقائق میں ہے:** وینبغی للقوم إذا قاموا إلى الصلاة أن يتراصوا ويسدوا الخلل ويسووا بين مناكبهم في الصفوف، ولا بأس أن يأمرهم الإمام بذلك، وينبغي أن يكملوا ما يلي الإمام من الصفوف، ثم ما يلي ما يليه، وهلمّ جرًّا، وإذا استوى جانبا الإمام فإنه يقوم الجائي عن يمينه، وإن ترجح اليمين فإنه يقوم عن يساره، وإن وجد في الصف فرجه سدّها، وإلا فينتظر حتى يجيء آخر كما قدمناه، وفي فتح القدير: وروى أبو داود والإمام أحمد عن ابن عمر أنه قال: أقيموا الصفوف وحاذوا بين المناكب وسدوا الخلل ولينوا بأيديكم (بأيدي) إخوانكم لاتذروا فرجات للشيطان، من وصل صفا وصله الله ومن قطع صفا قطعه الله .وروى البزار بإسناد حسن عنه من سد فرجة في الصف غفر له .وفي أبي داود عنه: قال: خياركم ألينكم مناكب في الصلاة"(بحر الرائق ج۱/۳۷۵)۔

**محقق علی الاطلاق امام احمد رضا خان فاضل بریلوی قدس سرہ ارشاد فرماتے ہیں کہ:** دربارۂ صفوف شرعاً تین باتیں بتاکیدِ اکید مامور بہ ہیں اور تینوں آج کل معاذ اللہ کالمتروک ہورہی ہیں، یہی سبب ہے کہ مسلمانوں میں نااتفاقی پھیلی ہوئی ہے۔

**اول:** تسویہ کہ صف برابر ہو خم نہ ہو، کج نہ ہو، مقتدی آگے پیچھے نہ ہوں، سب کی گردنیں، شانے، ٹخنے آپس میں محاذی ایک خط مستقیم پر واقع ہوں جو اس خط پر کہ ہمارے سینوں سے نکل کر قبلہ معظمہ پر گزرا

ہے،عمود ہو۔

**دوم:** اتمام کہ جب تک ایک صف پوری نہ ہو۔ دوسری نہ کریں، اس کا شرع مطہرہ کو وہ اہتمام ہے کہ اگر کوئی صف ناقص چھوڑے۔ مثلا ایک آدمی کی جگہ اس میں کہیں باقی تھی، اسے بغیر پورا کئے پیچھے اور صفیں باندھ لیں، بعد کو ایک شخص آیا، اس نے اگلی صف میں نقصان پایا، تو اسے حکم ہے کہ ان صفوں کو چیرتا ہوا جا کر وہاں کھڑا ہو اور اس نقصان کو پورا کرے، کہ انہوں نے مخالفت حکم شرع کر کے خود اپنی حرمت ساقط کی۔ جو اس طرح صف پوری کرے گا، اللہ تعالی اس کے لئے مغفرت فرمائے گا۔

**سوم:** تراص یعنی خوب مل کر کھڑا ہونا کہ شانہ سے شانہ چھلے۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے: (صفا کانهم بنيان مرصوص) گویا وہ عمارت ہے رانگا پلائی ہوئی۔ رانگ پگھلا کر ڈال دیں، تو سب درزیں بھر جاتی ہیں، کہیں رخنہ فرجہ نہیں رہتا، ایسی صف باندھنے والوں کو مولی سبحنہ وتعالی دوست رکھتا ہے۔ یہ بھی اسی اتمام صفوف کے متمات سے اور تینوں امر شرعاواجب ہیں "كماحققناه فی فتاوٰنا وكثير من الناس عنه غافلون" جیسا کہ ہم نے اپنے فتاؤی میں اس کی تحقیق کر دی ہے اور بہت سے لوگ اس سے غافل ہیں۔' (فتاوی رضویہ، ج ۷/ ۲۱۹/ ۲۲۳/ رضا فاؤنڈیشن، لاھور)۔

صف میں خالی جگہ نہ رہ جائے اس کے لئے اس قدر تاکیدی حکم ہونا جس سے اس کی اہمیت وافادیت کا اظہار ہوتا ہے مثلا فرماتے ہیں کہ: مسلمانوں کے ہاتھوں میں نرم ہو جانا یہ ہے کہ اگلی صف میں کچھ فرجہ رہ گیا اور نیتیں باندھ لیں اب کوئی مسلمان آیا وہ اس فرجہ میں کھڑا ہونا چاہتا ہے مقتدیوں پر ہاتھ رکھ کر اشارہ کرے تو انہیں حکم ہے کہ دب جائیں اور جگہ دیدیں تا کہ صف بھر جائے۔

**فتح القدیر و بحرالرائق ومراقی الفلاح اور درمختار وغیر ہا میں ہے:** واللفظ للشرنبلالی قال بعد ایراد الحديث الرابع و بهذا يعلم جهل من يتمسك عند دخول احد بجنبه فی الصف يظن انه رياء بل هو اعانة على ما امر به النبی صلى الله عليه وسلم (فتاوی رضویہ ج ۳/ ۳۱۶ قدیم رضا اکیڈمی بمبئی بحوالہ کتب مذکورہ)۔ نہایت یہ کہ اگر اگلی صف والوں نے فرجہ چھوڑا

اور صف دوم نے بھی اس کا خیال نہ کیا مگر اپنی صف گھنی کر لی اور نیتیں بندھ گئیں حالانکہ ان پر لازم تھا کہ صف اول والوں نے بے اعتدالی کی تھی تو یہ پہلے اس کی تکمیل کر کے دوسری صف باندھتے اب ایک شخص آیا اور اس نے صف اول کا رخنہ دیکھا اسے اجازت ہے کہ اس دوسری صف کو چیر کر جائے اور فرجہ بھر دے کہ صف دوم بے خیالی کر کے آپ تقصیروار ہے اور اس کا چیر ناروا: **قنیہ۔ بحرالرائق۔ شرح نور**

**الایضاح اور درمختار وغیرہا میں ہے:** و اللفظ لشرح التنویر لو وجد فرجة فی الاول لاالثانی لہ خرق الثانی لتقصیرھم اور بحر میں ہے: لاحرمة لھم لتقصیرھم (مصدر سابق) جسے صف میں فرجہ نظر آئے وہ خود وہاں کھڑا ہوکر اسے بند کردے اگر اس نے نہ کیا اور دوسرا آیا تو وہ اس کی گردن پر قدم رکھ کر چلا جائے کہ اس کے لئے کوئی حرمت نہ رہی" اخرجہ الدیلمی عن بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما۔" "یونہی اگر صف دوم میں کوئی شخص نیت باندھ چکا اس کے بعد اسے صف اول کا رخنہ نظر آیا تو اجازت ہے کہ عین نماز کی حالت میں چلے اور جاکر فرجہ بند کردے کہ یہ مشی قلیل حکم شرع کے امتثال کو واقع ہوئی ہاں دوصف کے فاصلے سے نہ جائے کہ مشی کثیر ہوجائے گی: علامہ ابن امیر الحاج حلیہ میں ذخیرہ سے ناقل: ان کان فی الصف الثانی فرأی فرجة فی الاول فمشی الیھا لم تفسد صلاتہ لانہ مامور بالمراصة قال علیہ الصلٰوۃ والسلام تراصو فی الصفوف ولوکان فی الصف الثالث تفسد (مصدرالسابق) **علامہ ابن عابدین ردالمحتار میں فرماتے ہیں:** ظاہر التعلیل بالأمر انہ یطلب منہ المشی الیھا تأمل (مصدرالسابق)۔

**محقق علی الاطلاق فاضل بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں:** کہ یہ احکام فقہ وحدیث یاعلی ندا منادی کہ وصل صفوف اور ان کی رخنہ بندی اہم ضروریات سے ہے اور ترک فرجہ ممنوع وناجائز یہاں تک کہ اس کے دفع کو نمازی کے آگے سے گزر جانے کی اجازت ہوئی جس کی بابت حدیثوں میں سخت نہی وارد تھی سید عالم

صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: لو يعلم المار بين يدى المصلى ماذا عليه لكان ان يقف اربعين خيراله من ان يمر بين يديه (فتاوی رضویہ ج ۳/ ۳۱۶/ ۳۱۷ قدیم)۔ اگر نمازی کے سامنے گزرنے والا جانتا کہ اس پر کتنا گناہ ہے تو چالیس برس کھڑا رہنا اس گزر جانے سے اس کے حق میں بہتر تھا۔ **محقق علی الاطلاق فاضل بریلوی قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں:** ظاہر ہے کہ ایسا شدید امر جس پر یہ تشدیدیں اور سخت تہدیدیں ہیں اسی وقت روا رکھا گیا ہے جب دوسرا اس سے زیادہ اشد اور اہم تھا كمالا يخفى: ایک دلیل اس وجوب اور فرجہ رکھنے کی کراہت تحریم پر یہ ہے دلیل دوم احادیث کثیرہ میں صیغۂ امر کا وارد ہونا كما سمعت وما تركت ليس باقل مما سردت: اس لئے **ذخیرہ و حلیہ میں فرمایا:** انه مامور بالمراصة:
**فتح القدیر و بحر الرائق وغیرہما میں فرمایا:** سد الفرجات مأمور فى الصف: اور اصول میں مبرہن ہو چکا ہے کہ امر مفید وجوب ہے الا ان يصرف عنه صارف:

**دلیل سوم:** علماء تصریح فرماتے ہیں کہ صف میں جگہ چھوٹی ہو تو اور مقام پر کھڑا ہونا مکروہ ہے: فى الخانية و الدر المختار وغيرهما و اللفظ للعلاء لو صلى على رفوف المسجد ان وجد فى صحنه مكانا كره كقيامه فى صف خلف صف فيه فرجة: اور کراہت مطلقہ سے مراد کراہت تحریم ہوتی ہے: الا اذا دل دليل على خلافه كما نص عليه فى الفتح و البحر و حواشى الدر وغيرهما من تصانيف الكرام الغر: **دلیل چہارم:** احادیث سابقہ میں حدیث رابع کے وعید شدید من قطع صفا قطعه الله: علامہ طحطاوی پھر علامہ شامی زیر عبارت مذکورۂ درمختار فرماتے ہیں قوله كقيامه فى صف الخ: هل الكراهة فيه تنزيهية او تحريمية و يرشد الى الثانى قوله عليه الصلٰوة والسلام انتهى فافهم (فتاوی رضویہ ج ۳/ ۳۱۷ قدیم رضا اکیڈمی بمبئی) اس پر علامہ عینی علیہ الرحمہ کی حدیث پاک سے مستفاد والی عبارت بھی ناطق ہے:

**علامہ عینی علیہ الرحمہ اس حدیث مبارک کے تحت فرماتے ہیں:** مما يستفاد منه جواز الكلام بين الاقامة و بين الصلاة و وجوب تسوية الصفوف وفيه معجزة النبى صلى الله عليه واله وسلم (عمدۃ القاری، ج۴/۳۵۵/مطبوعہ ملتان) حدیث پاک سے یہ مسائل مستفاد (حاصل) ہوتے ہیں کہ اقامت اور نماز کے درمیان کلام کرنا، جائز ہے اور صفیں سیدھی رکھنا واجب ہے اور اس میں نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے (ایک) معجزے کا ثبوت ہے:

محقق علی الاطلاق فاضل بریلوی قدس سرہ کے مذکورہ بالا تحقیقات انیقہ سے ثابت ہوا کہ نماز میں صف کو پر کرنا واجب ہے اور واجب کا ترک مکروہ تحریمی کو لازم کرتا ہے:

**درمختار اور ردالمحتار میں ہے:** كقيامه فى صف خلف صف فيه فرجة قلت وبالكراهة ايضا، هل الكراهة فيه تنزيهية او تحريمية ويرشد الى الثانى قوله عليه الصلاة والسلام: من قطعه قطعه الله" (الدرالمختار مع ردالمحتار ج۲/۳۱۲/کتاب الصلاۃ، باب الامامۃ)۔فقہ کا ایک مسلم اصول ہے کہ جو نماز مکروہ تحریمی کے ساتھ ادا ہو اس کا اعادہ واجب ہے:

**درمختار مع ردالمحتار میں ہے:** وكذا كل صلاة أديت مع كراهة التحريم تجب إعادتها (الدرالمختار وحاشیۃ ابن عابدین (ردالمحتار ج۱/۴۵۷)

**بحرالرائق میں ہے:** لأن كلا منهما واجب اتفاقا وبترك الواجب تثبت كراهة التحريم، وقد قالوا كل صلاة أديت مع كراهة التحريم يجب إعادتها .(البحر الرائق شرح کنز الدقائق ومنحۃ الخالق وتکملۃ الطوری ج۱/۳۳۱ الناشر: دار الکتاب الإسلامی)

ولا إشكال فى وجوب الإعادة إذ هو الحكم فى كل صلاة أديت مع كراهة

التحريم ويكون جابرا للأول؛ لأن الفرض لا يتكرر .(البحرالرائق شرح کنزالدقائق ومنحۃ الخالق وتکملۃ الطّوری ج۱/۳۱۶/ الناشر:دارالکتاب الإسلامی)۔

**حاشیۃ الطحطاوی میں ہے:**وكذا الحكم فى كل صلاة أديت مع كراهة التحريم والمختار أن المعادة لترك واجب نفل جابر والفرض سقط بالأولى لأن الفرض لا يتكرر كما فى الدر وغيره ويندب إعادتها لترك السنة (حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح شرح نورالإیضاح/۲۴۸/الناشر:دارالکتب العلمیۃ بیروت-لبنان)

**ہدایہ شرح بدایہ میں ہے:**كل صلاة اديت مع الكراهة التحريم تجب اعادتها (ہدایہ فی شرح البدایہ ج۱/۶۵)

**المحیط البرہانی میں ہے:** كل صلاة اديت مع الكراهة التحريم تجب اعادتها (المحیط البرہانی فی الفقۃ النعمانی ج۵/۳۱۰)۔

**النہرالفائق میں ہے:**كل صلاة اديت مع الكراهة التحريم تجب اعادتها (النہرالفائق ج ۱/۲۱۱)۔ **تبیین الحقائق میں ہے:**كل صلاة اديت مع الكراهة التحريم تجب اعادتها (تبیین الحقائق ج۱/۱۰۶)

**دررالاحکام میں ہے:** بترك الواجب تثبت كراهة التحريم و قد قالوا كل صلاة اديت مع الكراهة التحريم تجب إعادتها (دررالاحکام/۶۴) ترک واجب سے کراہت تحریمی ثابت ہوتی ہے اور فقہائے کرام نے فرمایا کہ ہر وہ نماز جو کراہت تحریمی سے ادا کی جائے اس کا اعادہ واجب ہے:

**ردالمحتار میں ہے:** قال فی الفتح القدیر: والحق التفصیل بین کون تلك الکراہة کراھة تحریم فتجب الاعادة او تنزیه فتستحب (ردالمحتار ج۱/ ۴۵۷/ ومثلہ بحرالرائق ج۲/ ۶۵/ ومثلہ منحۃ الخالق ج۲/ ۸۷)۔

فتح القدیر میں ہے کہ حق یہ ہے کہ اس میں تفصیل ہے اگر مکروہ تحریمی ہے تو اعادہ واجب ہے اور اگر تنزیہی ہے تو اعادہ مستحب ہے۔ **ہندیہ میں ہے:** فان کانت تلك الکراہة کراھة التحریم تجب اعادة أو تنزیه تستحب فأن الکراہة التحریمیة فی رتبة الواجب کذا فی فتح القدیر (الفتاوی الھندیۃ ج۱/ ۱۰۸)۔ اگر یہ کراہت تحریمی ہو تو اعادہ واجب ہوگا اور اگر تنزیہی تو اعادہ مستحب ہوگا کیونکہ کراہت تحریمی واجب کے درجے میں ہوتا ہے۔

**محقق علی الاطلاق فاضل بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں:** واجب الاعادہ اور مکروہ تحریمی ایک ہی چیز ہے (فتاوی رضویہ ج۵/ ۳۵۸)۔

ان عبارات مذکورہ بالا سے بھی معلوم ہوا کہ صفوں کے درمیان ایک آدمی کے کھڑے ہونے کے مقدار جگہ چھوڑ دینا یا ایک صف سے زائد کا فاصلہ رکھنا یا مقتدیوں کا ایک دوسرے سے فاصلہ رکھ کر کھڑا ہونا اور صفوں کے درمیان خلا باقی رکھنا امر وجوب کے خلاف ہے جس سے کراہت تحریم لازم آتی ہے اور صف کو پر کرنے کا وجوب نماز کے ساتھ خاص ہے اور قاعدہ کلیہ ہے: کل صلاۃ ادیت مع الکراہة التحریم تجب اعادتہا: اگر قاعدہ کو عموم پر رکھ کر دیکھا جائے تو نماز مکروہ تحریمی ہوگی تو واجب الادا بھی ہوگی چونکہ محقق علی الاطلاق فاضل بریلوی قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں کہ مکروہ تحریمی اور واجب الادا ایک ہی چیز ہے اسی قاعدۂ کلیہ کو سامنے رکھتے ہوئے بعض مفتیان کرام نے قطع صف کی بنیاد پر نماز کو واجب الادا قرار دیا ہے۔

**جیسا کہ فتاوی علیمیہ میں ہے:** صورت مذکورہ میں بلاشبہ قطع صف ہے اور قطع صف حرام ہے: اور جب قطع صف کی بنا پر کراہت تحریمی پائی گئی تو ایسی نماز کا اعادہ واجب ہے: کل صلاۃ ادیت مع الکراہۃ التحریم تجب اعادتہا (فتاوی علیمیہ ج ۱/۲۳۲/۲۳۳ نماز کے مکروہات کا بیان)۔

**لیکن اگر قاعدۂ کلیہ:** کل صلاۃ ادیت مع الکراہۃ التحریم تجب اعادتہا : کو خاص مان لیا جائے اور یہ کہا جائے اس سے مراد واجبات نماز یا ماہیت نماز میں کمی بیشی سے جو نفس نماز میں کراہت تحریمی لازم آتی ہے وہ واجب الاعادہ ہے اور اس معنی کر جہاں جہاں مکروہ تحریمی کا اطلاق ہوگا وہ واجب الاداقرار پائے گا اور کہا جائے گا کہ دونوں ایک ہی چیز ہے دونہیں یعنی واجب الاعادہ کہیں یا مکروہ تحریمی کہیں دونوں برابر ہے تو اس صورت میں قطع صف کا فعل مکروہ تحریمی ہوگا اور اس کا مرتکب گنہگار وخاطی کہلائے گا مگر اس کی نماز ہو جائے گی اور اسے لوٹانے کی ضرورت نہیں ہوگی چونکہ اس وقت واجبات صفوف کا ترک لازم آیا ہے واجبات نماز کا نہیں تو کہا جائے گا کہ صفوں کے واجبات میں سے کوئی واجب چھوٹ جائے تو اس کے باعث نماز کا اعادہ واجب نہیں البتہ اس کا مرتکب گنہگار وخاطی ہے اور اس کے دلائل درج ذیل ہیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ مدینہ طیبہ میں تشریف لائے، تو ان سے پوچھا گیا کہ آپ نے ہمارے اندر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کے خلاف کون سی بات دیکھی ہے؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ما انکرت شیئا الا انکم لا تقیمون الصفوف (بخاری ج ۱/۱۰۰ مطبوعہ کراچی) میں نے ایسی کوئی چیز نہیں دیکھی، سوائے اس بات کے کہ تم صفوں کو سیدھا نہیں کرتے:

**اس حدیث کے تحت علامہ بدرالدین عینی الحنفی علیہ الرحمہ ارشاد فرماتے ہیں:** ومع القول بوجوب التسویۃ فترکہا لا یضر صلاتہ لانہا خارجۃ عن حقیقۃ الصلاۃ الا تری ان انسا(رضی اللہ عنہ) مع انکارہ علیہم لم یامرہم باعادۃ الصلاۃ (عمدۃ القاری شرح

بخاری ج ۴/ ۳۵۹/مطبوعہ ملتان )اور صف سیدھی رکھنے کے وجوب والے قول کے مطابق بھی اس کا ترک نماز میں نقصان پیدا نہیں کرے گا، کیونکہ یہ نماز کی حقیقت سے خارج ہے، کیا دیکھتے نہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ان کے اس فعل کو ناپسند کرنے کے باوجود انہیں نماز کے اعادے کا حکم نہیں دیا:

**علامہ ابن عابدین شامی لکھتے ہیں:** تعاد بتركه ماكان من ماہية الصلاة و اجزاتها (رد المختار ج ۱/ ۴۵۷ )اس واجب کے ترک سے نماز واجب الاعادہ ہے جس واجب کا تعلق ماہیت نماز اور ارکان نماز سے ہے۔

**بنایہ میں ہے:** ليكون (و هذا الحكم فى كل صلاة اديت مع الكراہية) الأداء على وفق الوجوب فان ترك واجبا من واجبات الصلاة يجب ان تعاد (بنایہ شرح ہدایہ ج ۲/ ۴۶۰)

سجدۂ سہو یا اعادہ کا یہ حکم کراہت کے ساتھ ادا کی جانے والی ہر نماز کا ہے تاکہ نماز کی ادائیگی واجبات کے ساتھ ہو جائے اس لئے کہ اگر واجبات نماز میں سے کسی واجب کو ترک کیا تو اعادہ واجب ہوگا۔

**عمدۃ القاری میں ہے:** التسوية واجبة بمقتضى الامر و لكنها ليست من واجبات الصلاة بحيث انه تركها فسدت الصلاة او نقصتها (عمدۃ القاری شرح البخاری باب ۵/ ۳۷۱ )۔ مقتضئ امر کے سبب صفوں میں تسویہ (یعنی صفوں کا سیدھا ہونا) واجب ہے لیکن یہ واجبات الصلاۃ سے نہیں ہے کہ جس کی وجہ سے اس کے ترک پر نماز فاسد ہو یا نماز میں کچھ کمی واقع ہو۔

**عنایہ میں ہے:** اذا ترك واجبا من واجبات الصلاة (عنایہ شرح ہدایہ ج ۱/ ۴۱۶)۔

**درمختار میں ہے:** بترك واجب''أي: من واجبات الصلاة الأصلية لا كل واجب؛ إذ لو

ترك ترتيب السور لا يلزمه شئی مع کونه واجباً، بحر (درمختار کتاب الصلاۃ، باب سجود السھو ج ۲/۵۴۳ مکتبۃ زکریا دیوبند)

**علامہ ابن نجیم مصری لکھتے ہیں:** سببه ترك واجب من واجبات الصلاة الأصلية سهوا وهو المراد بقوله: بترك الواجب لا كل واجب بدليل ما سنذ كره من انه لو ترك السور لا يلزمه شيء مع كونه واجبا (البحرالرائق شرح کنز الدقائق ج۲/۱۶۵ دارالکتب العلمیہ بیروت)۔

سجدۂ سہو کا سبب نماز کے واجبات اصلیہ میں سے کسی واجب کا سہوا ترک ہے سجدۂ سہو کے اسباب کے بیان میں: ترک واجب سے یہی واجب مراد ہے: ہر واجب کا ترک مراد نہیں: اس کی دلیل یہ ہے کہ سورتوں کے درمیان ترتیب واجب ہے لیکن اس کے ترک پر کچھ لازم نہیں۔

**بہار شریعت میں ہے:** کوئی ایسا واجب ترک ہو جو واجبات نماز نہیں بلکہ اس کا وجوب امر خارج سے ہو تو سجدۂ سہو واجب نہیں مثلا خلاف ترتیب قرآن مجید پڑھنا ترک واجب ہے مگر موافق ترتیب پڑھنا واجبات تلاوت سے ہے واجبات نماز سے نہیں لہذا سجدۂ سہو نہیں۔ (بہار شریعت ج ۴/۱۴ سجدۂ سہو کا بیان) اس لئے بعض مفتیوں نے قطع صف کے باوجود نماز کے ہو جانے کا حکم دیا ہے۔

**فتاوی رضویہ میں ایک سوال کے جواب میں ہے:** اگر وہ وہابیہ کے عقائد سے واقف ہو کر انہیں مسلمان جانتا ہے تو ضرور صف میں اس کے کھڑے ہونے سے فصل لازم آئے گا اور صف قطع ہوگی اور قطع صف حرام ہے (فتاوی رضویہ ج ۷ کتاب الصلاۃ)

**فتاوی امجدیہ میں ہے:** غیر مقلدین کا جماعت اہلسنت میں شامل ہونا قطع صف ہوگا اور یہ مکروہ ہے ''اھ ملخصا۔ (کتاب الصلاۃ باب الجماعۃ جلد اول صفحہ ۱۶۸)۔

**فتاوی فیض الرسول میں ہے:** جماعت میں غیر مقلدوں کے شامل ہونے سے بے شک نماز میں خرابی پیدا ہوتی ہے اس لئے کہ ان کی نماز باطل ہے تو جس صف کے بیچ وہ کھڑے ہوتے ہیں شریعت کے نزدیک وہ جگہ خالی ہوتی ہے جس سے صف قطع ہوتی ہے اور قطع صف حرام ہے حنفیوں پر لازم ہے کہ ان کو اپنی مسجد میں آنے سے منع کریں اگر قدرت کے باوجود ان کو نہیں روکیں گے تو گنہگار ہوں گے (فتاوی فیض الرسول کتاب الصلاۃ باب الجماعۃ جلد اول صفحہ ۱۰۷)۔

**فتاوی علیمیہ میں ہے:** دیوبندی اپنے عقائد کفریہ کی بنا پر اسلام سے خارج اور کافر و مرتد ہیں سنیوں کی جماعت میں ان کی شرکت سے قطع صف لازم آتا ہے اس لئے سنیوں پر لازم ہے کہ دیوبندیوں کو مسجد میں نہ آنے دیں لیکن اگر انہیں منع کرنے میں فتنہ وفساد برپا ہو تو سنی معذور ہونگے مگر امام دیوبندیوں کی امامت کی نیت ہرگز ہرگز نہ کرے صرف سنیوں کی نیت امامت کرے اگر وہ ایسا کرتا ہے تو اس کے پیچھے پڑھی گئی نماز کے اعادہ کی ضرورت نہیں (فتاوی علیمیہ ج ا/ ۱۷۸/ امامت کا بیان)۔

اس سے دو چیز کا علم ہوا ایک یہ کہ اگر دیوبندی و وہابی کو مسجد میں آنے سے روکنے کی طاقت رکھتا ہے اور فتنہ وَفساد کا اندیشہ نہ ہو پھر بھی نہ روکے تو اس کی وجہ سے جو صفوں میں فصل آئے گا اور اس سے قطع صف لازم ہوگا جو حرام و گناہ ہے تو مسجد آنے سے منع نہ کرنے والے افراد سخت گنہگار و خاطی ہونگے: دوسری چیز یہ ہے کہ اس صورت میں قطع صف کے باوجود نماز ہوجائے گی اور اعادہ کی ضرورت نہیں ہوگی البتہ کہ حتی المقدور بچتا رہے۔

**فتاوی اشرفیہ میں ہے:** اصل حکم یہی ہے کہ وہابی کو مسجد میں ہرگز ہرگز نہ آنے دیا جائے۔ حضور اقدس ﷺ نے خاص جمعہ کے دن خطبہ کے وقت منافقین کو نام لے کر مسجد سے باہر کر دیا۔ **درمختار میں ہے:** ویمنع منه کل مؤذ ولو بلسانه ۔ مسجد سے ہر ایذا دینے والے کو روکا جائے، اگر چہ وہ زبان سے ایذا دیتا ہو۔ جہاں قدرت ہو، کسی وہابی کو مسجد میں گھس نے نہ دیا جائے، لیکن عام مساجد میں ممکن نہیں، لہذا جہاں وہابی کو مسجد میں آنے سے روکنے پر قدرت نہ ہو، وہاں صبر کریں۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی مجبوری کو جانتا ہے (فتاوی جامعہ اشرفیہ، جلد:۵/ فتاوی شارح بخاری) اس سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ نماز ہوجائے گی لوٹانے کی ضرورت نہیں:

**حضور فقیہ ملت علیہ الرحمۃ والرضوان** سے دریافت کیا گیا کہ وہابی دیوبندی اگر صف میں کھڑا ہوجائے تو صف منقطع ہوگی یا نہیں؟ تو آپ نے فرمایا: وہابی دیوبندی اپنے کفریات قطعیہ کی بنا پر بمطابق فتاوی حسام الحرمین مسلمان نہیں۔ ان کی نماز شرعا نماز نہیں لہذا دیوبندی وہابی صف کے درمیان کھڑے ہوں گے تو یقیناً صف منقطع ہوگی۔ سنیوں پر لازم ہے کہ وہ اپنی مسجدوں میں اعلان کردیں کہ کوئی وہابی دیوبندی ہماری صفوں میں نہ گھسے بلکہ ہماری مسجدوں میں نہ آئے کہ وہ موذی ہے اور ہر موذی کو مسجد میں آنے سے روکنا لازم ہے:

**درمختار میں ہے** "یمنع منه کل موذ ولو بلسانه ملخصا" یعنی ایذا دینے والے کو مسجد میں آنے سے روکا جائے اگر چہ وہ صرف زبان سے ہی ایذا دیتا ہو۔ تو اللہ عزوجل اور رسول کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم کو گالیاں دینے والوں سے بڑھ کر موذی کون ہوگا لہذا ان کو مسجد میں آنے سے روکا جائے اور آجائیں تو باہر کر دیا جائے" ا (فتاوی فیض الرسول: ج ۱/ ۳۴۵/ باب الجماعۃ)۔

خلاصۂ کلام: صورت مذکورہ میں یہ ہے کہ: وہابیہ۔ دیابنہ اور خارج اسلام ہر فرد کی نماز باطل ہے ان کی نماز نماز ہی نہیں کیونکہ نماز کے لئے اسلام کا ہونا ضروری ہے اور وہ لوگ خارج از اسلام ہیں اس لئے ان کا جماعت میں شامل ہونا قطع صف ہے اور قطع صف حرام ہے سنیوں پر واجب ہے کہ ایسے لوگوں کو مسجد میں آنے سے روکیں اگر آ جائے تو باہر نکال دیں نکالنے کی استطاعت رکھنے کے باوجود ان لوگوں کو مسجد سے نہ نکالے تو سخت گنہگار و خاطی اور مستحق عتاب و عذاب ہیں عدم استطاعت و معذوری اور مجبوری کی صورت میں نماز ہو جائے گی لوٹانے کی حاجت نہیں البتہ حتی الامکان اس سے بچنا چاہئے واللہ تعالٰی اعلم و رسولہ صلی اللہ علیہ وسلم:

..................................................

**محمد مقصود عالم فرحت ضیائی**

**( خلیفۂ حضور تاج الشریعہ و محدث کبیر و خادم فخر ازہر دارالافتاء و القضاء وسرپرست اعلیٰ جماعت رضائے مصطفی ہاسپیٹ وجے نگر —وڈو— کمپلی بلاری و گنتکل آندھرا پردیش و مدرس و شیخ الحدیث مدرسہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ جامعۃ البنات ولاء روڈ سنتے پیٹ و ناظم نشرو اشاعت آل کرناٹکا سنی علماء بورڈ کرناٹک الھند )**

# KHIDMAT E DEEN WHATSAPP GROUP

KHIDMAT E DEEN WHATSAPP GROUP KE NAAM SE EK GROUP KA WAJOOD E AMAL ME AAYA HAI JISME ASRI ULOOM KE SATH SATH DEEN O MILLAT KA DARD RAKHNE WALE KUCH NOUJAWANAN E AHLE SUNNAT SHAMIL HAIN JINHONE DEENI ISHAAT O TARWEEZ KA BEDA UTHAYA HAI AUR ISKE ZARIYE DOOSRE PADHE LIKHE NOUJAWAN TABKE KO BAIDAR KARNE KI NIYYAT BHI RAKHTE HAIN AUR EK TAREEKH SAAZ KARHAYE NUMAYA ANJAAM DENA CHAHTE HAIN TAAKE AANE WALI NASLEIN UNHE YAAD RAKHEIN YEH HAZRAAT APNA APNA PAISA LAGA KAR KITAB CHAPWANE AUR USE AWAAM ME TAQSEEM KARNE KA AHSAN O AJMAL IRADA AUR AZM E MUSAMMUM LE KAR MAIDAN ME UTRE HAIN BILA SHAK O SHUBA YEH EK AZEEM BUNYADI DEENI KAAM HAI JIS KI JITNI TAREEF KI JAAYE KAM HAI RABB E QADEER BA TUFAIL NABI E KAREEM SALALLAHU ALAIHI WASALLAM UNKE GULSHAN E HAYAT KO KHOOB KHOOB SAIRYAABI AATA FARMAYE MAZEED TARAKIYYAN DE AUR SEHAT O TANDROOSTI KE SATH HAYAT KE HAR SHOBE KO MARG ZAAR O LALAZAAR BANADE DARAIYEEN KI SADATOON SE ZINDAGI KO IBARAAT KARDE AUR INN LOGON KI DEENI KHIDMAT KO QUBOOLIYAT KA DARJA AATA FARMA KAR UNHE DAAYIMI FALAAH SE HIMKINAR KAR DE AUR JIN NIYYTAON SE APNA SARMAYA LAGA RAHE HAIN WOH MURAAD POORI FARMA DE KHANA AUR AHLE KHANA KO AMAN O SUKOON CHAIN O IQRAR AUR APSI MAIL O MUHABBAT KI NOORANIYAT SE MAMOOR FARMADE.

**NOTE:** NOUJAWAN E AHLE SUNNAT SE GUZARISH HAI KE KASEER SE KASEER TADAD ME ISS GROUP ME SHIRKAT FARMA KAR USS MISSION KO TAQWIYAT BAKSHE. AMEEN BIJAHI SAYYID UL MURSALEEN SALALLAHU ALAIHI WASALLAM.

KHALIFA E HUZOOR TAAJUSHSHARIAH WA HUZOOR MUHADDIS E KABEER
MUFTI E AAZAM KARNATAKA HUZOOR ALMAS E MILLAT HAZRAT ALLAMA WA MOULANA
MUFTI MUHAMMAD MAQSOOD AALAM FARHAT ZIYAYI
SARPARST AALA JAMAT RAZA E MUSTAFA HOSPET (KARNATAKA, INDIAN)